# تاثرات

برصغیر کے بیسویں صدی کے مسلمانوں کے نزدیک ماہِ دسمبر کو اس لحاظ سے خاص اہمیت حاصل ہے کہ اس کی ۲۵ تاریخ کو قائد اعظم محمد علی جناح پیدا ہوئے۔ آج سے ٹھیک ایک سو سات سال پہلے ۱۸۷۶ کو ان کی ولادت ہوئی ــــ ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ کو انھوں نے اس دنیائے فانی سے رخصتِ سفر باندھا اور عالمِ جاودانی کی راہ لی۔ ان کی حیاتِ مستعار کے لیل و نہار ڈھائی مہینے کم بہتّر سال پر مشتمل ہیں۔ ان کی پیدائش کے وقت یہ برصغیر برطانوی اقتدار کی آہنی زنجیر میں جکڑا ہوا تھا اور مسلمان بالخصوص انتہائی پسماندگی کا شکار تھے۔ محمد علی جناح نے تعلیم کی منزلیں طے کرنے کے کچھ عرصہ بعد وادیٔ سیاست میں قدم رکھا اور پھر اسی کے ہو رہے۔ ابتدا میں وہ تمام اقوامِ ہند کے اتحاد کے زبردست حامی تھے اور اس ضمن میں ان کی مساعی برصغیر کی تاریخ سیاست کے بہت سے ابواب کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد ملک کے حالات نے ایسی کروٹ لی کہ سیاسیات کا دھارا بالکل بدل گیا اور ہندو اکثریت کے متعصبانہ طرزِ عمل نے محمد علی جناح اور بہت سے مسلمان اکابر کو فکر و عمل کی نئی راہ پر گامزن ہونے کے لیے مجبور کر دیا۔ چنانچہ وہ مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر آنے اور مسلمانوں میں قانون، نظم و ضبط اور اسلامی تہذیب کی انفرادیت کی نئی روح پھونکنے کی مہم شروع کی۔ جس محنت اور لگن سے انھوں نے مسلمانوں کو منظم کیا، حصولِ پاکستان کی جدوجہد کی اور جس خلوص و کردار سے اپنے طریقِ کار کو آگے بڑھایا، اس کی بنا پر قوم نے ان کو بجا طور پر قائدِ اعظم کا خطاب عطا کیا اور یہ ان کی قربانیوں اور سرگرمیوں کا بہت بڑا اعتراف ہے۔

قائدِ اعظم بہت بڑے قانون دان، اسلام کے ترجمان اور جمہوریت کے دلدادہ تھے، اور زندگی کا تمام سفر انھوں نے انھی اصولوں کی روشنی میں طے کیا۔ حصولِ پاکستان کی پوری تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ قائدِ اعظم ابتدا سے آخر تک قانون کی بالادستی، اسلام دوستی اور جمہوری قدروں کا احترام کرتے رہے۔ انھوں نے انگریزی استبداد سے شجاعانہ ٹکر لی، ہندو تعصب کا مقابلہ کیا اور ہر اس طاقت کا جو ان کی کوششوں کا صحیح راستہ روکنے کے لیے آگے بڑھی، قانون اور جمہوریت کے دائرے میں رہ کر زور توڑا ــــ یہی وجہ ہے کہ برصغیر کے مسلمانوں نے ان کا ساتھ دیا اور مطالبۂ پاکستان اور تحریکِ پاکستان میں ان کو حق بجانب ٹھہرایا۔ جو نظریہ انھوں نے پیش کیا اور جن مقاصد کے حصول کے لیے وہ میدانِ عمل میں اترے، اس میں مسلمانوں کی عظیم اکثریت ان کی ہم نوا تھی، اور اس میں بلاشبہ یہ جذبہ کارفرما تھا کہ یہاں اسلامی نظام قائم ہو، اسلامی تہذیب پروان چڑھے، اسلامی آئین کی حکمرانی ہو اور اسلام کی جمہوری روایات کو زیادہ سے زیادہ فروغ حاصل ہونے کے مواقع میسر آئیں ــــ ہمیں چاہیے کہ ہم قائدِ اعظم کے ان سنہری کارناموں کو اپنے عمل سے زندہ جاوید رکھیں۔